



## سوال

(543) قربانی کے ایک حصے کی قیمت سے کھال وغیرہ منہا کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں قربانی کی گائے کسی سے خریدی جاتی ہے یا کوئی حصہ دار اسے پاتا رہتا ہے۔ وہ پلنے والا جو خود بھی حصہ دار ہوتا ہے، قربانی کے دوسرے حصہ داروں کے اتفاق سے سر اور جملہ لپٹے حصے کی قیمت میں شامل کر کے رکھتا ہے۔ یا سب حصے داروں کے اتفاق سے کسی خریدنے والے کے ہاتھوں خصوصاً کھال فروخت کی جاتی ہے۔ بہر حال سر اور کھال دونوں فروخت کرنے یا کسی حصہ دار کے اسے رکھنے کے نتیجے میں دوسرے حصہ داروں کے حصص کی قیمت میں کمی آتی ہے۔ تو کیا یہ صورت گوشت اور کھال فروخت کرنے کے زمرے میں آتی ہے۔، جس سے منع کیا گیا ہے؟ یا یہ صورت جائز ہے؟ **پیشوا ٹیچر فا۔** (عبدالرحیم۔ بلتستان) (۹ اگست ۲۰۰۲ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً قربانی سے مراد وہ جانور ہے۔ جو عید کے دن اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اور وہ شے ایک ہے اس میں شراکت نہیں ہونی چاہیے۔ اس لیے اہل علم کہتے ہیں کہ مختلف نیتوں کے ساتھ افراد اس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ مثلاً بعض کی نیت محض حصول گوشت کی ہو اور دیگر کی نیت قربانی کی تو اس طرح قربانی نہیں ہوگی۔ شریعت نے سات کی شراکت کی جو سہولت دی ہے یہ صرف رب العزت کا احسان ہے یہ حکم اپنے محل پر بند رہے گا۔

دوسری طرف اس شخص کی نیت کے غلو میں بھی کسی واقع ہو جاتی ہے۔ جس سے اس قربانی کے ضائع ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بنا بریں سر اور کھال کی تخصیص نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ اس میں سب حصہ دار برابر ہیں۔ اور کھال تو ویسے بھی فقراء اور مساکین کا حق ہے جس کا لحاظ رکھنا از بس ضروری ہے۔ دوسری طرف ”ترغیب وترہیب“ میں حدیث ہے:

’مَنْ بَاعَ جِلْدَ اضْحِيَّةٍ فَلَا اضْحِيَّةَ لَهُ‘ (المستدرک للحاکم، تفسیر سورة الحج، رقم: ۳۳۶۸)

”جس نے قربانی کا جملہ فروخت کیا اس کی قربانی نہیں۔“

اسی طرح قربانی کا گوشت کرنا بھی بالاتفاق ممنوع ہے۔ شخص ہذا اس زد میں بھی آتا ہے۔ لہذا اس عمل سے احتراز ضروری ہے۔ اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ گائے پلنے والے کو باقاعدہ الگ سے مزدوری دی جائے جس کے ذمہ دار سب شرکاء ہوں۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى حاقظ ثناء التمدني

جلد: 3، كتاب الصوم: صفحہ: 420

محدث فتوى